اشیاء خورد ونوش وادویہ میں جلاٹین کے استعمال کا طریقہ کار اور اس کا شرعی جائزہ

The Use of Gelatin in Food Products & Medicines : Its Status in The Islamic Sharia

ڈاکٹر ابظاہر خان[*]
مفتی ثناء اللہ[**]

Abstract:

Gelatin is a translucent, colorless, brittle, flavorless foodstuff, derived from collagen obtained from various animal by-products. Gelatin obtained from plants, fish or from the hides of animals lawfully slaughtered is pure, sacred and lawful. Since bones of carrion animals are pure and sacred, so gelatin obtained from them is lawful as well. Gelatin obtained from pigs is impure and unlawful.

In this article, the methodology of using gelatin in foodstuffs and medicines is being discussed and its religious and lawful status is being elaborated.

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بے شمار چیزیں پیدا کی ہیں ان میں کچھ چیزیں پاک ہیں اور کچھ ناپاک، کچھ انسانوں کے لیے حلال ہیں اور کچھ حرام، اس تقسیم کے پیچھے اللہ کی بے پناہ حکمتیں پوشیدہ ہیں اگر غور کیا جائے تو اس میں دو چیزیں بنیادی طور پر ملحوظ رکھی گئیں: "پاکیزگی اور نافعیت" وہ چیز انسان کے لیے حلال ہے جو اپنی حقیقت کے لحاظ سے پاک اور اپنے وصف کے لحاظ سے نفع بخش ہو اور ہر اس چیز کو ممنوع قرار دیا گیا جو اپنی حقیقت کے لحاظ سے ناپاک اور وصف کے لحاظ سے مضرت رساں ہو۔

عالم رنگ وبو کا نظام انقلاب پر مبنی ہے اور اسی میں اس دنیا کی بقاء کا راز مضمر ہے، ہر روز نت نئے تغیرات وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں، اور ان تغیرات کا اثر اشیاء پر بھی ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ایک پاک

---

[*] اسسٹنٹ پروفیسر عبدالولی خان یونیورسٹی مردان۔

[**] پی ایچ ڈی اسکالر عبدالولی خان یونیورسٹی مردان۔

چیز کسی ناپاک چیز کے ملنے سے ناپاک ہو جاتی ہے، بسا اوقات کوئی چیز نفع بخش متصور ہوتی ہے، مگر بعد میں کسی تبدیلی کی وجہ سے وہ نقصان دہ ہو جاتی ہے، اس تغیر کا شرعی حکم پر کیا اثر پڑے گا؟ کیا شرعی طور پر اس کا استعمال جائز ہوگا؟

آج کل عام طور سے دواؤں جیلی، آئسکریم چاکلیٹوں، ٹافیوں اور کھانے پینے کی بہت سی اشیاء میں استعمال ہونے والی خمیرہ (Gelatin) کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے، اس میں گائے کی کھال یا ہڈی استعمال ہوتی ہے، جب کہ بسا اوقات یہ نباتات اور دوسری زرعی پیداوار سے حاصل کیا جاتا ہے، مغربی ممالک میں تیار کیا جانے والا جلاٹین اکثر سؤر کی کھال یا دوسری حرام چیزوں سے حاصل کیا جاتا ہے، جب جلاٹین سؤر کی کھال یا ہڈی سے بنایا جاتا ہے، تو شرعی نقطۂ نظر سے اس کے جواز کی کوئی ظاہری صورت نظر نہیں آتی، جب تک یہ یقین دہانی نہ کرائی جائے کہ اس کو کسی ایسے عمل سے گزارا گیا ہے کہ سؤر کی کھال یا ہڈی کی ماہیت بدل گئی ہے، جس کو انقلاب ماہیت کہا جاتا ہے۔

زیادہ تر دنیا میں وہی چیز پھیلی ہوئی ہے جو مغربی ملکوں میں بنتی ہے اور وہ بسا اوقات سؤر کی ہڈی یا کھال سے بناتے ہیں اور بعض دوسری مردار جانوروں کی کھال سے بنائی جاتی ہیں۔ دراصل اس میں حکم کا دار و مدار اس پر ہے کہ اگر وہ سؤر سے بنائی گئی ہے تو اس کے حلال ہونے کا اس وقت تک کوئی راستہ نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ سؤر کی کھال یا ہڈی میں کوئی ایسا عمل کیا گیا ہے جس کے ذریعے اس کی حقیقت تبدیل ہو گئی ہو، انقلاب ماہیت ہو گیا ہو۔

اگر انقلاب ماہیت ہو گیا ہو تو حلال ہو جائے گا ورنہ سؤر نجس العین ہے اور نجس العین حرام لعینہ ہے۔ لہٰذا اس کو کسی طرح بھی دھو کر پاک کر کے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہاں اگر اس میں انقلاب ماہیت ہو گیا تو پھر پاک ہے۔ سب سے پہلے اس لئے انقلاب ماہیت کی تعریف، جلٹین بنانے کے مرحلوں کا پس منظر کا تعارف، دباغت کی تعریف اور اس کا طریقہ کار سمجھنا ضروری ہے، تاکہ اس کا شرعی حکم واضح ہو جائے۔

انقلاب ماہیت کی تعریف:

انقلاب کا معنی پلٹ دینا، اوپر کا نیچے کر دینا، اندر کا باہر کر دینا، پھیر دینا، لوٹا دینا ہے، یہ باب انفعال سے ماخوذ ہے لازم ہوتا ہے، تو انقلاب کا لغوی معنی ہوا واپس ہونا، اوندھانا، پلٹنا وغیرہ[۱]

جب کہ غیر معمولی تغیر کے نتیجے میں کسی چیز کے بنیادی عناصر اپنے زیادہ اجزاء کی حقیقت ختم کر کے دوسرا نام اختیار کریں، تو فقہاء کی اصطلاح میں ایسے عمل کو انقلاب حقیقت کہا جاتا ہے۔

اس تعریف کا خلاصہ یہ ہوا کہ کوئی شئ اپنی حقیقت اور پرانی شکل چھوڑ کر دوسری صورت اختیار کرکے نیا روپ دھار لیں، تو اسے انقلاب حقیقت یا استحالۃ کہا جاتا ہے۔[۲] علامہ شامیؒ[۳] نے انقلاب عین سے طہارت کے حاصل ہونے کے بارے میں کہا ہے، کہ شراب اپنی حقیقت کھو کر سرکہ بن جائے یا گندگی راکھ ہو جائے تو یہ ایک حقیقت کا دوسرا روپ ہے جو پہلے سے حکم میں یکسر مختلف ہے۔[۴]

جلاٹین بنانے اجمالی تعارف:

جلاٹین جانوروں کی کھالوں اور ہڈیوں سے بنایا جاتا ہے جب وہ گرم پانی میں ابالا جائے نیز اس مرحلے سے پہلے کھالوں اور ہڈیوں کا الکلائی یعنی چونا یا تیزاب کی کاروائی سے گزارا جاتا ہے اور پھر ان کو ٹھنڈے پانی سے صاف کیا جاتا ہے۔[۵]

اس سے ثابت ہوا کہ جلاٹین بنانے کے دو بنیادی مرحلے ہیں ایک الکلائی یا تیزاب کی کیمیائی کاروائی سے کھال کی صفائی کروانا اور دوسرا کھال کو پانی میں ابال کر جلاٹین حاصل کرنا۔ نیز الکلائی کے طریقہ کو لائممنگ Liming) بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ اس میں چونے کا مادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

جلاٹین کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ:

۱:۔ اگر جلاٹین نباتات، مچھلیوں یا شرعی طریقہ سے ذبح شدہ حلال جانوروں کی کھال اور ہڈیوں سے حاصل کی گئی ہو تو یہ پاک بھی ہے اور حلال بھی، لہٰذا اس کا بیرونی استعمال اور کھانا دونوں جائز ہیں۔

۲:۔ اگر جلاٹین حرام جانوروں یا حلال مگر غیر شرعی طریقہ سے ذبح شدہ جانوروں سے حاصل کی گئی ہو تو چونکہ مردار جانور کی ہڈیاں پاک ہیں، اسی طرح کھال بھی دباعت کے بعد پاک ہو جاتی ہے لہٰذا اس سے حاصل کی جانے والی جلاٹین پاک تو ہے لیکن حلال نہیں یعنی اس کا بیرونی استعمال تو جائز ہے لیکن کھانے وغیرہ میں استعمال جائز نہیں۔[۶]

۳:۔ اگر جلاٹین خنزیر کی کھال یا ہڈیوں سے حاصل کی گئی ہو تو وہ نجس اور حرام ہے، اس کا استعمال کسی طور سے جائز نہیں۔[۷]

یہ حکم تو عام خوردنی اشیاء میں استعمال ہونے والی جلاٹین کا ہے، دواؤں میں استعمال ہونے والی جلاٹین پر تداوی بالمحرم (حرام اشیاء سے علاج کرنا) کے احکام جاری ہوں گے۔

جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی ماہر ڈاکٹر ایسی دوا تجویز کرے جس میں غیر حلال جلاٹین استعمال کی گئی ہو تو اگر اس بیماری کی کوئی اور حلال دوا میسر نہ ہو، اور اس دوا کے استعمال کے بغیر اس مرض سے صحت کی امید نہ ہو تو ایسی صورت میں اس دوا کے استعمال کی گنجائش ہے اور اگر ایسی مجبوری کی صورت نہ ہو تو اس

کیلئے غیر حلال جلاٹین والی دوا کا استعمال جائز نہیں، اور اس جواز کی صورت میں بھی یہ کوشش ضروری ہے کہ خنزیر سے بنی ہوئی جلاٹین کے استعمال سے اجتناب کیا جائے۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق کسی کمپنی میں اگر جلاٹین کیپسول بغیر مذبوحہ گائے اور بھینس کی ہڈیوں سے حاصل کئے جاتے ہیں تو ان کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ شرعاً غیر مذبوحہ جانور کی ہڈی پاک ہے جبکہ وہ خشک ہو، نیز ماہرینِ فن کے نزدیک جلاٹین بنانے کیلئے ہڈی کو مختلف کیمیائی اور دیگر کاروائیوں سے گزارا جاتا ہے جس کے نتیجے میں ہڈی سے خون، چربی، گودا اور کھال وغیرہ الگ کی جاتی ہے، نیز ہڈی بھی خشک کی جاتی ہے، تاکہ اس سے حاصل شدہ جلاٹین خالص ہو۔

مزید یہ کہ مذکورہ ہڈیوں کی مکمل صفائی کروانا اور خشک کرنا بین الاقوامی قوانین کے مطابق ضروری ہے اور اس کے بغیر مذکورہ جلاٹین بیچنے کے لائسنس جاری نہیں کئے جاتے۔

اگر کھال کو کیمیائی کاروائی سے گزارنے اور جلاٹین بننے سے پہلے ایسا صاف کیا جائے کہ وہ خون، چربی اور دیگر رطوبتوں سے مکمل پاک ہو جائے اور وہ کھال دوبارہ خراب نہ ہو، تو اس صورت میں مذکورہ کھال دباغت شدہ سمجھی جائے گی، جس کا حکم یہ ہے کہ وہ طاہر تو ہے، لیکن اس کا کھانا جمہور علماء کے نزدیک حلال نہیں، البتہ دباغت شدہ کھال چونکہ پاک ہوتا ہے، اس لئے اس کا استعمال یعنی کھانا بھی حلال ہے، لہٰذا مذکورہ کھال سے حاصل شدہ جلاٹین بھی حلال ہوگی۔

تاہم یہ مذکورہ تفصیل حلال (مأکول اللحم) جانور کی کھال کے بارے میں ہے، کیونکہ مردار (غیرمأکول اللحم) جانور کی کھال کا کھانا بالاجماع ناجائز ہے۔

مذکورہ کھال سے حاصل شدہ جلاٹین پاک تو ہے، مگر کھانے کیلئے حلال نہیں، البتہ اگر عمومِ بلویٰ یا ضرورت مثلاً تداوی کیلئے بعض حنفیہؒ و شافعیہ کے نزدیک اس کی گنجائش ہے، خصوصاً اگر مذبوحہ جانور کی کھال یا دوسرے جائز اور حلال ذرائع سے حاصل شدہ جلاٹین دستیاب نہ ہو، اور جلاٹین کا بہت معمولی حصہ کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال ہو۔

لہٰذا اگر کسی کمپنی کے جلاٹین کیپسول خشک ہڈیوں کے کلوجن سے ہی بنائے گئے ہوں، جیسا کہ مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوتا ہے، اور ایسی کھالوں سے بنائے گئے ہوں جن کی مکمل صفائی مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق کی گئی ہو، تو اس صورت میں مذکورہ کمپنی کے جلاٹین کیپسول دوائی کیلئے استعمال کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

دباعت کی تعریف:

فقہاء کرام نے دباعت کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے، دباعت حقیقی اور دباعت حکمی۔

دباعت حقیقی اس کو کہا جاتا ہے جس میں کسی قیمتی مواد کے ذریعہ کھال کی تمام رطوبات اس طرح ختم کی جائیں کہ اس کے بعد کھال خراب نہ ہو جب کہ دباعت حکمی میں کوئی قیمتی مواد استعمال نہیں کیا جاتا، بلکہ ہوا، سورج اور مٹی کے ذریعہ کھال کو پاک اور صاف کیا جاتا ہے۔[۸] دونوں حقیقی اور حکمی دباعت اس وقت ہی حاصل ہوتی ہے جب کھال دوبارہ ہوا میں رکھنے سے خراب نہ ہو،[۹] البتہ ان دونوں طریقوں میں ایک بنیادی فرق ہے اور وہ یہ کہ اگر کھال دوبارہ پانی میں رکھی جائے تو دباعت حقیقی میں کھال دوبارہ نجس نہیں ہوتی، جب کہ دباعت حکمی میں ،[۱۰] علامہ ابن عابدین شامیؒ کے مطابق دوبارہ نجس نہ ہونا راجح ہے[۱۱] اور یہی رائے فتاوی ہندیہ میں بھی ہے۔[۱۲]

دباعت کا حکم:

آیا گائے اور دوسرے جانوروں کی کھال مذکورہ کیمیائی کاروائی کے نتیجے میں دباعت شدہ قرار دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جہاں تک کھال کی صفائی کے متعلق تحقیق کا تعلق ہے تو ماہرین فن کی طرف رجوع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ کھال کو تقریبا ایک دو مہینوں تک مسلسل صاف کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں کھال سے خون، چربی اور دیگر رطوبات الگ کی جاتی ہیں اور خالص کھال باقی رہ جاتی ہے، چونکہ یہاں مذکورہ کھال کو صاف کرنے کے لیے لائمنگ (Liming) کے طریقہ کار پر عمل کیا جاتا ہے جس میں کیمیائی مواد بھی استعمال کئے جاتے ہیں، لہٰذا مکمل صفائی حاصل ہونے کے بعد اور سب رطوبات کے زائل ہونے پر یہ دباعت حقیقی شمار ہوگی، اس شرط کے ساتھ کہ وہ کھال دوبارہ خراب نہ ہو۔ اس لائمنگ(Liming)کے مرحلے کے بعد مذکورہ کھال کے کلوجن(Collagen)کے حصے سے بذریعہ ہائیڈرالس(Hydrolysis)ایک کیمیائی تغیر پیدا کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں جلاٹین حاصل ہو جاتی ہے۔

یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ لائمنگ (Liming) اکثر بیکٹریا(Bacteria)وغیرہ کے کھال میں پیدا ہونے کے لیے اس وقت تک مانع ہوتی ہے، جب کہ وہ پی ایچ (Ph)[۱۳] دس (۱۰) سے زائد ہو، جیسا کہ مائیکرو بائیالوجی کی کتاب میں یوں ذکر کیا گیا ہے:

> “Most bacteria prefer neutral or slightly alkaline conditions and do not grow below Ph 3 and above ph 10”.[14]

ترجمہ: اکثر بیکٹیریا کو نیوٹرل (یعنی Ph 7) یا الکلائی (Alkali) حالات کو ترجیح دیتی ہے، نیز وہ (۳) ph سے کم اور (۱۰) ph سے زائدہ (حالات میں) نہیں پیدا ہوتی"۔

نیز یہ بات بھی واضح رہے کہ مذکورہ الکلائی کی کاروائی جس میں جلاٹین حاصل کرنے کے لیے لائمنگ کا طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے وہ ph۱۲ کے مطابق استعمال ہوتا ہے، جیسے انکپسولیشن ٹیکنالوجیز کی کتاب میں صراحت کی گئی ہے:

> Two principle processes are distinguished, finally yielding two principally different types of gelatin type a gelatin by acid treatment (ph 1.5- 3.0) and type b by alkaline treatment (Ph 12) of collagen”.[15]

> ترجمہ: دو بنیادی طریقہ کار ممتاز ہیں جس سے آخر میں بنیادی طور پر مختلف قسم کے جلاٹین حاصل کیے جاتے ہیں۔ ٹائپ A جس میں کالوجن کے ساتھ بذریعہ تیزاب ph (1.5 -3.5) اور ٹائپ B بذریعہ الکلائی (Ph12) استعمال کیا جاتا ہے۔

ماہرین فن کا کہنا ہے کہ کھال کے ساتھ جو کیمیائی مواد استعمال کیا جاتا ہے اس کا پی ایچ ۱۲ یا ۱۳ ہوتا ہے ورنہ کھال کے بال زائل نہیں ہوں گے، جیسا کہ چمڑے کی سائنس کی کتاب میں ذکر کیا گیا ہے:

> (liming) ….. for industrial processing conditions, the ph must be 12-13. If the ph is lower the unhearing chemistry does not work….[16]

ترجمہ: (لائمنگ) صنعتی کاروائی کے (صحیح کام کرنے کے) لئے ضروری ہے کہ پی ایچ ۱۲۔ ۱۳ ہو۔ اگر وہ اس سے کم ہو تو کیمیائی عمل جس سے (کھال کے) بال زائل ہوتے ہیں، واقع نہیں ہوگا۔

مذکورہ بالا تفصیل سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ گائے کی کھال کو دباغت شدہ قرار دینا درست ہے، کیونکہ وہ لائمنگ کے مرحلے میں کیمیائی مواد کی وجہ سے مکمل صاف ہو کر دوبارہ خراب نہیں ہوتی، کیونکہ مذکورہ کیمیائی مواد جراثیم کے قائم ہونے سے مانع ہیں۔

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ اگر مذکورہ کھال کا دباغت شدہ ہونا تسلیم بھی کیا جائے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ جو جلاٹین مذکورہ کھال سے حاصل کی گئی ہو وہ بھی خراب نہ ہو اور یہ مشاہدے کے خلاف ہے کیونکہ مذکورہ جلاٹین ہوا میں رکھنے سے خراب ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر کیمیائی کاروائی کے بعد مذکورہ کھال مکمل صاف ہو جائے اور کوئی رطوبت باقی نہ رہے نیز وہ کھال خود دوبارہ خراب نہ ہو (اس سے قطع نظر کہ بعد میں اس سے حاصل شدہ جلاٹین خراب ہو جاتی ہو)

تو اس صورت میں وہ کھال شرعاً پاک اور دباغت شدہ ہی سمجھی جائے گی، جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ اگر پہلے سے دباغت شدہ کھال سے بھی جلاٹین حاصل کیا جائے، تو وقت گزرنے سے وہ بھی خراب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جلاٹین کے خراب ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کھال غیر دباغت شدہ ہے، بلکہ مدار یہ ہے کہ اصل کھال یعنی جلد دوبارہ خراب ہوتی ہے یا نہیں، اگر اصل کھال خود دوبارہ خراب نہ ہو تو اس کو دباغت شدہ ہی قرار دیا جائے گا۔

ہاں یہ بات اپنی جگہ برقرار ہے کہ مذکورہ جلاٹین کیوں خراب ہو جاتی ہے؟

اس کی حقیقت میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اگرچہ کھال میں صفائی کرنے کی وجہ سے نجس رطوبات وغیرہ ایک مرتبہ مکمل زائل ہو جاتی ہے، لیکن لائمنگ کی صفائی کے مرحلے کے بعد کھال کو پھر گرم پانی میں ڈالا جاتا ہے اور یہاں پی ایچ کو تقریبا چار یا پانچ تک کم کیا جاتا ہے اور اس کھال سے جلاٹین کا مادہ بذریعہ ہائیڈرالسس (hydrolysis) نکالا جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ یہاں گرم پانی کھال تک پہنچایا جاتا ہے جس کی بناء پر کھال میں دوبارہ رطوبات حاصل ہوتی ہیں اور لائمنگ کا اثر بھی زائل کیا گیا ہے جو بیکٹیریا (bacteria) وغیرہ کو پیدا ہونے کے لیے مانع تھا۔ لہٰذا اب کھال خراب ہو سکتی ہے، نیز معلوم ہوتا ہے کہ گرم پانی سے حاصل شدہ نئی رطوبات مذکورہ جلاٹین کو خراب ہونے کا سبب ہے نہ کہ پہلے سے زائل شدہ نجس رطوبات بالفاظ دیگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مذکورہ نئی رطوبات ایک سبب جدید سے کھال میں داخل ہوتی ہے اور ان نئی رطوبات سے جلاٹین خراب ہوتی ہے۔[۱۷]

واضح رہے کہ اگر دباغت شدہ کھال کو پانی میں دوبارہ تر کیا جائے تو اس کا حکم دوبارہ نجس ہونے کی طرف نہیں لوٹتا، جب تک کھال دباغتِ حقیقی کے ذریعے سے پہلے پاک کی گئی ہو، اور مذکورہ کیمیائی مواد استعمال کرنے سے حقیقی دباغت کا حکم پایا جاتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ کھال سے جو جلاٹین حاصل کیا جاتا ہے وہ پاک کھال سے ہی حاصل شدہ سمجھا جائے گا۔[۱۸]

خلاصہ:

انقلاب کا لغوی معنی پلٹ دینا ہے، اور اصطلاح میں تغیر کے نتیجے میں کسی چیز کے بنیادی عناصر کا اپنے زیادہ اجزاء کی حقیقت ختم کرکے دوسرا نام اختیار کرنا ہے۔ جلاٹین جانوروں کی کھالوں اور ہڈیوں سے بنایا جاتا ہے جب وہ گرم پانی میں ابالا جائے۔ اگر جلاٹین نباتات، مچھلیوں یا شرعی طریقہ سے ذبح شدہ حلال جانوروں کی کھال اور ہڈیوں سے حاصل کی گئی ہو تو یہ پاک بھی ہے۔ اگر جلاٹین حرام جانوروں یا حلال مگر غیر شرعی طریقہ سے ذبح شدہ جانوروں سے حاصل کی گئی ہو تو چونکہ مردار جانور کی ہڈیاں پاک ہیں۔ اگر

جلاٹین خنزیر کی کھال یا ہڈیوں سے حاصل کی گئی ہو تو وہ نجس اور حرام ہے۔ دباغت حقیقی اس کو کہا جاتا ہے جس میں کسی قیمتی مواد کے ذریعہ کھال کی تمام رطوبات اس طرح ختم کی جائیں کہ اس کے بعد کھال خراب نہ ہو جب کہ دباغت حکمی میں کوئی قیمتی مواد استعمال نہیں کیا جاتا، بلکہ ہوا، سورج اور مٹی کے ذریعہ کھال کو پاک اور صاف کیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے گائے کی کھال کو دباغت دینے سے جب رطوبت ختم ہو جائے تو اس کا استعمال کرنا جائز ہے۔

حواشی وحوالہ جات:

---

(١) لسان العرب، ابن منظور الافريقى، مادة: حول، دارالكتب العلمية بيروت-

(٢) لما قال الشيخ حسين الحلى: الاستحالة هي تبدل حقيقة الشيئ وصورفه النوعية إلى صورة أخرى. دليل العروة الوثقى، الشيخ حسين الحلي، ص٤٥، دار الكتب العلمية بيروت، بدون الطبع.

(٣) **محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز ابن عابدین، متاخرین فقہاء میں سب سے زیادہ منضبط کلام، منظّم بیان، مقفّی و مسجع زبان والے فقیہ النفس بزرگ ہیں، جنہوں نے حاشیہ ابن عابدین کے نام سے مشہور کتاب لکھ ڈالی، جس سے کسی بھی مسلک کا فرد مستغنی نہیں۔ ۱۲۵۲ھ کو فوت ہوئے۔ طبقات النسابین، بکر بن عبداللہ، رقم: ۴۶۳، ج۱ص۱۸۵، دارالرشد ریاض طبع اول: ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷م۔**

(٤) حاشية ابن عابدين،محمد امين بن عمر ابن عابدين- ج١ص١٩١.دار الفكر بيروت، الطبعةالثانية: ١٩٩٢م/ ١٤١٢هـ-

(٥) **انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا (۲۰۰۲) ج۵، ص۱۶۵۔**

(٦) قال محمد رحمه الله تعالى ولا بأس بالتداوي بالعظم إذا كان عظم شاة أو بقرة أو بعير أو فرس أو غيره من الدواب إلا عظم الخنزير والآدمي فإنه يكره التداوي بهما فقد جوز التداوي بعظم ما سوى الخنزير والآدمي من الحيوانات مطلقا من غير فصل بينما إذا كان الحيوان ذكيا أو ميتا وبينما إذا كان العظم رطبا أو يابسا وما ذكر من الجواب يجري على إطلاقه إذا كان الحيوان ذكيا لأن عظمه طاهر رطبا كان أو يابسا يجوز الانتفاع به جميع أنواع الانتفاعات رطبا كان أو يابسا فيجوز التداوي به على كل حال وأما إذا كان الحيوان ميتا فإنما يجوز الانتفاع بعظمه إذا كان يابسا ولا يجوز الانتفاع إذا كان رطبا الفتاوى الهندية:(٣٥٤/٥)

(٧) فالحاصل: أن عظم ما سوى الخنزير والآدمي من الحيوانات، إذا كان الحيوان ذكاة إنه طاهر سواء كان العظم رطباً أو يابساً، وأما إذا كان الحيوان ميتاً، فإن كان عظمه رطباً فهو نجس،

وإن كان يابساً فهو طاهر؛ لأن اليبس في العظم بمنزلة الدباغ من حيث إنه يقع الأمن في العظم باليبس عن الفساد كما يقع الأمن في الجلد بالدباغ، فكذا العظم باليبس،(المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة،كتاب الصلوة،الفصل الرابع عشر فيمن يصلى ومعه شيء من النجاسات: (المحيط البرهاني: ۲/۲۰۹)

وفيه أيضا:

أما إذا كان الحيوان ميتاً، فإنما يجوز الانتفاع بعظمه إذا كان يابساً، ولا يجوز الانتفاع به إذا كان رطباً؛ وهذا لأن اليبس في العظم بمنزلة الدباغ في الجلد من حيث إنه يقع الأمن عن فساد العظم باليبس، كما يقع الأمن عن فساد الجلد بالدباغ، ثم جلد الميتة يطهر بالدباغ، فكذا عظمه يطهر باليبس، فيجوز الانتفاع به، فيجوز التداوي به.(المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة،كتاب الاستحسان والكراهية، الفصل التاسع عشر في التداوي والمعالجات، وفيه العزل، وإسقاط الولد: (۵/۲۳۹)

(۸) الدباغ هو ما يمتنع عود الفساد إلى الجلد عند حصول الماء فيه والدباغ على ضربين حقيقي وحكمي فالحقيقي هو أن يدبغ بشيء له قيمة كالشب والقرظ والعفص وقشور الرمان ولحى الشجر والملح، وما أشبه ذلك ----- والحكمي أن يدبغ بالتشميس والتتريب والإلقاء في الريح لا بمجرد التجفيف والنوعان مستويان في سائر الأحكام إلا في حكم واحد، وهو أنه لو أصابه الماء بعد الدباغ الحقيقي لا يعود نجسا باتفاق الروايات وبعد الحمي فيه روايتان- ***البحر الرائق، زين الدين بن ابراہیم، کتاب الطھارۃ، ج۱ص۱۱۵۔ دارالکتاب الاسلامی بیروت، الطبعۃ الثالثۃ، بدون تاریخ۔***

(۹) ثم الدباغ على ضربين: حقيقي، وحكمي، فالحقيقي: هو أن يدبغ بشيء له قيمة كالقرظ والعفص والسبخة ونحوها، والحكمي: أن يدبغ بالتشميس والتتريب والإلقاء في الريح، والنوعان مستويان في سائر الأحكام إلا في حكم واحد، وهو أنه لو أصابه الماء بعد الدباغ الحقيقي لا يعود نجسا، وبعد الدباغ الحكمي فيه روايتان.بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع، ابوبكر بن مسعود الكاسانى، فصل فى بيان ما يقع به التظهير، ج۱ص۸۶، دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولیٰ: ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶م-

(۱۰) ولكن لو أصابه بعد الدباغة الحكمية ماء فعن أبى حنيفة فى عوده نجسا روايتان في رواية يعود نجسا نعود الرطوبة، وفي رواية لا يعود نجسا وهو الأقيس؛ لان ليست تلك التي كانت بقية

الفضلات النجسة.....وملاقات الطاهر، الطاهر، لا توجب تنجيسه۔الحلبی الكبير، كتاب الطهارة، ص۱۳۶-

(۱۱) (قوله دبغ) الدباغ ما يمنع النتن والفساد.والذي يمنع على نوعين: حقيقي كالقرظ والشب والعفص ونحوه، وحكمي كالتتريب والتشميس والإلقاء في الريح، ولو جف ولم يستحل لم يطهر زيلعي: والقرظ بالظاء المعجمة لا بالضاد: ورق شجر السلم بفتحتين. والشب بالباء الموحدة، وهو نبت طيب الرائحة مر الطعم يدبغ به، أفاده في البحر.حاشية ابن عابدين، محمد أمين بن عمر ابن عابدين، كتاب الطهارة، ج۱ص۲۰۳، دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى: ۱۴۱۲ھ /۱۹۹۲م.

(۱۲) كل إهاب دبغ دباغة حقيقية بالأدوية أو حكمية بالتتريب والتشميس والإلقاء في الريح فقد طهر وجازت الصلاة فيه.... ولو أصابه ماء بعد الدباغة الحقيقية لا يعود نجسا وبعد الحكمية الأظهر أنه لا يعود نجسا. كذا في المضمرات وما طهر جلده بالدباغ طهر جلده بالذكاة وكذلك جميع أجزائه تطهر بالذكاة إلا الدم وهو الصحيح من المذهب. كذا في محيط السرخسي.الفتاوى االهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع فی التيمم، الفصل الأول فی أمور لابد منها فی التيمم، ج۱ص۲۵، دارالفكر بيروت، الطبعة الأولیٰ، بدون تاريخ-

(۱۳) پی ایچ ایک پیمانہ ہے جس کے ذریعہ تیزابیت کی قوت اور الکلائی کی قوت معلوم کی جاتی ہے مثلاً کسی مادے کا پی ایچ نمبر (۷) سے جتنا کم ہوتا جائے اتنا ہی اس کی تیزابیت کی قوت میں اضافہ ہوتا جائے گا،اور اسی طرح جو مادہ پی ایچ (۷) سے جتنا زیادہ ہوگا اتنی ہی الکلائی کی قوت میں اضافہ ہوگا۔ انسائیکلوپیڈیا آف سائنس و ٹیکنالوجی (آکسفورڈ) ص۱۹۹۹ء۲۷۴۔

(١٤) Microblology Ecology (1998) By Heinz Stolp Cambridge University Press, Page 142.

(١٥) Encapsulation technologes for active food ingredients and food processes by zudaim and nedovic (2009) page, 67

(١٦) The science of leather, Anthony d. Covington (2009) page, 135

(۱۷) ثم الدباغ هو ما يمتنع عود الفساد إلى الجلد عند حصول الماء فيه والدباغ على ضربين حقيقي وحكمي فالحقيقي هو أن يدبغ بشيء له قيمة كالشب والقرظ والعفص وقشور الرمان ولحى الشجر والملح، وما أشبه ذلك ----- والحكمي أن يدبغ بالتشميس والتتريب والإلقاء في الريح لا بمجرد التجفيف والنوعان مستويان في سائر الأحكام إلا في حكم واحد، وهو أنه لو

أصابه الماء بعد الدباغ الحقيقي لا يعود نجسا باتفاق الروايات وبعد الحمي فيه روايتان۔ البحر الرائق، كتاب الطهارة، ج۱ص۱۱۵-

(۱۸) **(مأخذہ التبویب، جامعہ دار العلوم کراچی: (۵۱/۱۲۳۴)، (۴/۱۲۵۱)، (۲/۱۲۷۶)۔**